بسم اللہ الرحمن الرحیم

انا الفضل نزلناہ قریبا یشاہد علیہ مبشرا ومنذرا ومقاما محمودا

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم پنجشنبہ

جلد ۶ | ۶ ماہ نبوت ۱۳۲۶ھ | ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۶۶ھ | ۶ نومبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۴۴

اخبار احمدیہ

لاہور ۵ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱۰ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

چوہدری عبدالواحد صاحب منیجر الفضل درد گردہ اور بخار کی وجہ سے علیل ہیں۔ کمزوری کی وجہ سے منعف بھی ہو جاتا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

گاندھی جی کا واقعات کشمیر پر تبصرہ

دہلی میں گاندھی جی نے ایک پرارتھنا کے بعد تقریر کرتے ہوئے حال ہی میں حالات کشمیر پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ مجھے یہ سنکر بڑا رنج پہنچا ہے۔ کہ مہاراجہ کشمیر کے خلاف ہنگامہ بپا کرنے والوں کی راہنمائی دو آزاد ہند کے سابقہ افسر بھی کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ آزاد ہند فوج میں ہندو مسلمان اور سکھ سب ہی شامل تھے۔ اور ان میں کوئی مذہبی یا فرقہ وارانہ امتیاز نہیں تھا۔ اس سے جہاں یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ کہ کشمیر میں جو جنگ برپا ہے۔ وہ ہندوستانی حکومت اور کانگرس کے نقطۂ نظر سے فرقہ وارانہ ہے۔ اور اس نے کشمیر کی حمایت محض اس لئے کی ہے۔ کہ کشمیر کا حکمران ہندو ہے اور اس کے باشندے مسلمان ہیں۔ وہاں ہمیں گاندھی جی کے اظہار رنج پر بھی سخت حیرت ہے گویا آپ کی دانست میں آزاد ہند فوج کے افسروں نے پہلی دفعہ ہی ان جھگڑوں میں حصہ لیا ہے۔ اور پہلے ان کا دامن ان الائشوں سے بالکل پاک تھا۔

کیا گاندھی جی کو معلوم نہیں کہ اس تربیت یافتہ فوج کے افسروں اور عام سپاہیوں نے ہی مشرقی پنجاب میں زیادہ تر مسلمانوں پر مظالم کئے ہیں اور دہلی اور یوپی کے بعض اضلاع میں اب تک اسی محب الوطن فوج کے ممبر آفتیں نازل کر رہے ہیں۔ پھر کلکتہ میں جب مسلم لیگ کے ڈائرکٹ ایکشن کے روز مسلمانوں کے ہنستے جلوس پر حملے کئے گئے۔ تو حملہ کرنے والوں میں بیشتر تعداد اسی فوج کی تھی۔ بہار میں بھی اسی فوج کی طاقت سے قتل و غارت کا بازار گرم کیا گیا تھا۔ اور یہ فوج راشٹریہ سیوک سنگ کے دوش بدوش مسلمانوں کا ہندوستان سے نام و نشان مٹانے کے لئے برسرِ جنگ استعمال ہو رہی ہے۔

کشمیر کے معاملہ میں حصہ لینے والے دو افسروں پر تو جو یقیناً مسلمان ہیں گاندھی جی کی نظر جا پڑی ہے اور آپ کو اپنے خاص انداز میں ان پر اخلاقی جرح و قدح کا موقعہ مل گیا ہے۔ لیکن حیرانی ہے۔ کہ سب سے پہلے گاندھی جی نے اس فوج کے کارناموں پر جو ان نے مختلف مقامات پر مسلمانوں کے خلاف دکھائے ہیں کبھی انگلی نہیں رکھی۔ کیا اس کا صاف مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ آپ کے خیال میں اگر آزاد ہند فوج مسلمانوں کو مٹانے اور ان پر ظلم توڑنے کی مہم میں حصہ لے۔ تو وہ ان کی عین حب الوطنی کی دلیل ہے۔ لیکن اگر وہ ایک جابر ہندو حکمران کے خلاف قدم اٹھائے تو ان کے افعال آپ کے لئے سوہان روح بن جاتے ہیں۔ اور آپ کو سخت صدمہ پہنچ جاتا ہے۔

کیا گاندھی جی کو یہ معلوم نہیں ہے۔ کہ ان دو فوجی آزاد ہند فوج کے آدمی جموں و کشمیر کے مسلمانوں کو تہ تیغ کر رہے ہیں۔ اور آج تک جو خبر آئی ہے۔ اس کے مطابق چالیس ہزار کشمیری مسلمان ان کی برچھیوں اور بندوقوں کا نشانہ بن چکے ہیں کا کوئی مہاتما جی کے پاس ایک ہی لفظ ان قاتلوں اور غارت گروں کے خلاف بھی کہنے کو ہوتا۔ لیکن وہ تو ہندو پر اسکے ہیں۔ ان کے کارناموں پر تو آپ کو خوشی ہوتی ہوگی بھلا نیچ کس طرح ہو۔

ریل میں بلا ٹکٹ سفر کرنیوالے

کچھ دنوں سے ریل گاڑیوں میں بغیر ٹکٹ سفر کرنے والوں کے خلاف ریلوے سٹاف نے مہم جاری کر رکھی ہے۔ اور بہت سے لوگوں کو جو بغیر ٹکٹ سفر کرتے ہوئے پکڑے جاتے ہیں سزا دی جاتی ہے۔ اگرچہ ریل میں بغیر ٹکٹ سفر کرنا ہندوستانیوں کا بہت پرانا مرض ہے۔ لیکن موجودہ ابتری سے فائدہ اٹھا کر یہ مرض متعدی ہو گیا تھا۔ اور ہر کہ ومہ نے یہ سمجھ لیا تھا۔ کہ اب چونکہ حکومت اپنی ہے۔ اس لئے ریلیں بھی اپنی ہیں۔ اب ٹکٹ خریدنے کی ضرورت نہیں رہی۔

معاصر انقلاب میں ایک خبر شائع ہوئی ہے کہ ۲۹ اکتوبر کو ریلوے سٹاف کی ایک جماعت نے بادامی باغ کے سٹیشن پر فرنٹیر میل کو اچانک روک کر بغیر ٹکٹ کے سفر کرنے والوں کو پکڑنا شروع کیا تو انہیں میجر فرنچ سے بھی جو فسٹ کلاس میں بغیر ٹکٹ سفر کر رہے تھے۔ اس ضمن میں قیمت ٹکٹ مع جرمانہ وصول کرنے کا فخر حاصل ہوا۔

یہ حقیقت ہے کہ اکثر سرکاری افسر شروع ہی سے بلا ٹکٹ سفر کرنے کے عادی ہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ ریل کا سفر بھی ان کی سرکاری مراعات کے معاوضہ میں داخل ہے۔ شائد ایک آدھ ہی ایسا نیک دل افسر ہو گا جو ٹکٹ خرید تا ہو۔ حالانکہ وہ اپنے گھر سے سفر خرچ وصول کرنے سے کبھی نہیں چوکتا۔

عموماً ٹکٹ چیکر افسر لوگوں سے ٹکٹ پوچھنے کی زحمت گوارا نہیں کیا کرتے۔ اور ان کی شکل و صورت سے افسرانہ شان کو دیکھ کر ہی ان کے پاس سے گذر جاتے ہیں۔ حالانکہ ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جرم کے زیادہ تر مرتکب یہی لوگ ہوتے ہیں۔ کہ وہ اپنے رعب سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ہم ریلوے سٹاف کی واقعی تعریف کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے فرائض کی ادائیگی میں منیجر فرنچ جیسے اعلیٰ افسر سے بھی جرمانہ وصول کرنے میں کمزوری نہیں دکھائی۔

محض سینہ زوری

پنڈت نہرو اور گاندھی جی نے اپنے بیانات میں پاکستان حکومت پر الزام لگایا ہے۔ کہ قبائلی پاکستانی علاقے کی سرحد عبور کر کے کشمیر میں داخل ہوتے ہیں۔ حالانکہ ان کے پاس اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ اور نہ کوئی ثبوت پیش کیا گیا ہے۔

ہندوستانی حکومت مہاراجہ جموں کی درخواست منظور کر لینے سے یہ سمجھتی ہے کہ وہ جائز طور پر کشمیر کے لوگوں پر فوج لے کر چڑھ دوڑی ہے اب اس کے خیال کے مطابق کشمیر اب ہندوستانی یونین کا ایک حصہ بن گیا ہے۔ یہ محض اصطلاحی طور پر تو درست ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ حکومت ہندوستان کے اپنے اصول کے مطابق کسی ریاست کے حکمران کو اپنی رعایا کی مرضی کے خلاف کسی نو آبادی میں شامل ہونے کا اختیار نہیں۔ اسی لئے اس نے ریاست جوناگڑھ کا پاکستان سے الحاق تسلیم نہیں کیا۔ اس اصول کے مطابق حکومت ہندوستان کی کشمیر میں فوج کشی بالکل ناجائز ٹھہرتی ہے۔ خاصکر جب تک وہ اپنے اس اصول سے صاف انکار کر کے ریاست جوناگڑھ کے قریب سے اپنی افواج نہ ہٹا لے۔

لیکن اس نے کشمیر کے ساتھ الحاق کرنے کی جو وجوہات بیان کی ہیں۔ ان میں اس اصول کی پابندی کا بھی اقرار کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ امن بحال ہوتے ہی فوجیں نکال لی جائیں گی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت ہند کے ارباب اختیار کی ضمیر بھی ان کو اس زیردستی پر کوس رہی ہے۔ اور وہ اپنے کیس کی کمزوری کو اچھی طرح جانتے ہوئے محض سینہ زوری سے کام لے رہے ہیں۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

پرنٹر پبلشر عبدالحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر نمبر ۴ میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ہالینڈ کے مخلص احمدی کا خط

ذیل کا خط ہمارے مسلم بھائی ظفر اللہ سی۔ آر۔ کوخ ایمسٹرڈم (ہالینڈ) نے ۱۰ اکتوبر کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور لکھا ہے۔ جس میں انہوں نے اسلام اور تبلیغ اسلام کے متعلق قادیان کے موجودہ مصائب کے متعلق ذکر کیا ہے۔ حافظ قدرت احمد صاحب مبلغ ہالینڈ اور ان کی تبلیغی جدوجہد کو نہایت قدردانی اور شکریہ کے ساتھ سراہنے کے بعد لکھتے ہیں:۔

ہم ہالینڈ کے احمدی باشندے سخت تشویش کے ساتھ قادیان کے خطرناک حالات سن رہے ہیں۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ قادیان دارالامان ہم سب احمدیوں کے لئے ایک مقدس بستی ہے۔ جو چاروں طرف سے ہمارے خون کے پیاسے مفسدہ پرداز اور غنڈہ مسلک جتھوں نے گھیر رکھا ہے۔ ہم آپ کے لئے جو جماعت احمدیہ کے امام ہیں۔ اور دیگر تمام احمدی بہن بھائیوں کی سلامتی کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے ملتجی ہیں۔ کہ وہ ہمارے درمیان اتحاد کو قائم رکھے جس کی برکت سے ہم اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت پر اعتماد رکھتے ہوئے انشاء اللہ ان مشکلات پر قابو پالینگے۔ جن میں ہمارے وہ راہ نما مبتلا ہیں جن کی زیر نگرانی دنیا میں احمدیت کی اشاعت ہو رہی ہے اور احمدیت ہی اسلام کو اس کے اصل رنگ میں پیش کر رہی ہے۔

میں ہمیشہ خدا تعالیٰ کا شکر گزار رہونگا۔ کہ اس نے مجھے اپنے پیغام کے سننے اور قبول کرنے کی توفیق ۱۹۳۵ء میں دی۔ اسلام کی تبلیغ دنیا کے لئے نسل انسانی کی بڑھتی ہوئی قلبی راحت کا موجب ہے۔ میں اظہار کرتا ہوں کہ بڑے سے بڑا دل کا اطمینان جو کبھی میرے دل میں آسکتا ہے۔ وہ قبول اسلام میں پایا ہے

ہمیں افسوس ہے کہ ہم قادیان پر حملوں کے دفاع کے لئے سوائے دعا کے کچھ نہیں کر سکتے اور دعا ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جو ہمیں امید دلاتی ہے کہ ہمارا خدا جو کرتا ہے بہتر ہی کرتا ہے۔ وہی ان تشویشناک حالات کو دور کر سکتا ہے۔ جو شاید کم و بیش ان حالات سے ملتے جلتے ہیں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے پر پیش آئے تھے۔ بہرحال موجودہ واقعات کا نتیجہ انشاء اللہ جماعت کے لئے انتہا مکارنہایت شاندار نکلے گا۔ اور احمدیت کو ایک ایسی طاقت حاصل ہو جائے گی۔ جس کے بعد انشاء اللہ اس قسم کے عام خطرات کا مقابلہ کیا جا سکیگا۔

مجھ پر ان حالات کا یہ اثر ہوا ہے۔ کہ میں احمدیت پر اب زیادہ سرگرمی کے ساتھ عمل پیرا ہوں۔ اور کوشش کر رہا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ اسلام کے احکام کے مطابق زندگی بسر کروں۔ تا میری دعائیں احمدی بھائیوں کی سلامتی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور زیادہ قبولیت کا درجہ حاصل کر سکیں۔ اور میرے جذبات سے یہ قیاس کیا جا سکتا ہے۔ کہ جو اثر مجھ پر ہوا ہے وہی اثر میرے دوسرے بھائیوں پر بھی یقیناً ہو کر رہے گا۔

عرض فرما کر میرے لئے دعا کریں۔ کہ ہمارا خدا جو رحیم و کریم ہے میرے گناہوں کو بخشدے۔ اور میری دعاؤں میں جو میں اپنے احمدی بھائیوں کی سلامتی کے لئے کر رہا ہوں۔ ایسا اثر پیدا کرے۔ کہ جو قبولیت کے درجہ تک پہنچ جائیں۔

آپ کا اسلامی بھائی
ظفر اللہ سی۔ آر۔ کوخ۔ ہالینڈ

دعائے مغفرت

میرے والد بزرگوار میاں عبدالکریم صاحب سیکھوانی ساکن محلہ دارالیسر قادیان میں کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد لاہور میں یکم نومبر کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲ نومبر کو دن باغ لاہور میں نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے۔ احباب بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبدالقدیر (مولوی فاضل)

نئی دہلی وغیرہ سے پاکستان میں آنے والے سرکاری ملازمین خاص توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرما چکے ہیں کہ "کئی بڑی جماعتیں پیچھے ہیں۔ میں انہیں خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں۔ بڑائی تعداد سے نہیں بلکہ قربانی سے ہوتی ہے۔ پس انہیں بڑائی کے قیام کے لئے بڑی قربانیاں دکھلانی چاہئیں"۔ پس ہر وہ جماعت جو بڑی ہے یا چھوٹی اسے سمجھ لینا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنا اور اپنے امام کے حکم کی تعمیل میں فوری لبیک کہنا۔ اور اس پر عمل کرنا بڑائی کا ذریعہ ہے۔ آپ کو یاد ہوگا۔ اور غیر ممالک اور پردیس میں جو دوست زندگی جماعت احمدیہ کی طرف سے تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ ان کو تحریک جدید کی طرف سے اخراجات ارسال کرنے میں تنگی نہ ہو۔ وافع رہے۔ کہ اس وقت تک ان مجاہدین کے پتے بہت ہی کم ملے۔ جو ہندوستان سے پاکستان میں آچکے ہیں۔ دہلی دفتی دہلی وغیرہ سے سرکاری ملازمین کا ایک بڑا حصہ کراچی وغیرہ میں آیا ہے اور ایسے اکثر احباب کے دوسرے قابل لوا ہیں۔ لیکن دفتریں ان کے پتے نہیں ہیں تلاش بھی کی۔ اور نہ ہی ایسے احباب نے خود اپنے پتوں سے اطلاع کی ہے۔ اس لئے خصوصیت سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ سرکاری ملازمین جو ہندوستان سے پاکستان میں آئے ہیں۔ وہ نہ صرف اپنے پتے ہی ارسال فرمائیں۔ بلکہ ۳۰ نومبر ۱۹۴۷ء سے قبل تحریک جدید کا وعدہ بھی سو فیصدی پورا کریں۔ تا ان کا نام بھی دعا کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہو سکے۔

وکیل المال تحریک جدید

گرم بستر اور کپڑوں کی فوری ضرورت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مشرقی پنجاب سے آنے والے مہاجرین کے لئے گرم کپڑے اور بستر مہیا کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔ احباب کو فوراً اس تحریک میں حصہ لے کر ثواب حاصل کرنا چاہیئے۔ اگر کسی دوست کے پاس فالتو کپڑے نہ ہوں۔ تو وہ کپڑوں اور بستر کے لئے نقد روپیہ بھی بھیج سکتا ہے۔ اس کار خیر میں حصہ لینے کے لئے تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔

اطلاع برائے کارکنان نصرت گرلز ہائی سکول و احمدیہ مڈل سکول قادیان

ہیڈ مسٹریس صاحبات ہر دو سکول اور دیگر استانیوں کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ ازراہ مہربانی اس اعلان کی تاریخ سے ایک ہفتہ کے اندر اپنی اپنی ملازمت کے متعلق تحریر فرمائیں کہ آیا وہ آئندہ وقف زندگی کے اصول پر کام کرنے کے لئے تیار ہیں یا نہیں۔ ہیں۔ اس وقت صرف ایک سکشن سکول کے لئے دس بارہ استانیوں کی ضرورت ہوگی۔ اور وہ بھی ایسی حالت میں کہ ہر حالت صبر اور یسر میں سلسلہ کے کام کے لئے تیار ہوں۔ اور جو بھی گزارہ ملے۔ اسی پر کام کریں۔ اس قسم کی درخواستیں ایک ہفتہ کے اندر ناظر تعلیم و تربیت پاکستان جو ہال بلڈنگ لاہور کے نام آجانی چاہئیں۔

ناظر تعلیم و تربیت پاکستان جو ہال بلڈنگ لاہور

تجارتی کمپنی میں حصہ لینے والے احباب

جن احباب نے اپنے وعدہ کا ۲۵ فیصدی ادا کرنا ہے۔ وہ جلد از جلد ۲۵ فیصدی روپیہ ترنیہ بھجوا دیں۔ تاکہ ان کے نام حصہ جات تقسیم کئے جا سکیں رہنا چاہیئے کہ ہماری جماعت میں ہزارہا آدمی ایسے پائے جاتے ہیں۔ جو بسا اوقات چندہ کے لئے فاقہ برداشت کرتے ہیں۔ اور بسا اوقات اپنے بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر روپیہ بھیجتے ہیں۔ اور تنگی کے باوجود اپنے دل میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ خدا کا فرض اس لئے ہے کہ اسے ادا کر دیا جائے۔ درحقیقت یہی لوگ ہیں۔ جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی تعریف کی ہے۔ پس آپ اپنا تحریک جدید کا چندہ ادا کریں۔ اور اپنے دل کی راحت اور خوشی کے ساتھ ادا کریں۔ دفتر وکیل المال تحریک جدید جو ہال بلڈنگ لاہور لے پاکستان کی جماعتوں کے سیکرٹریوں کو ان کی جماعت کے وعدہ اور وصول کا حساب بھیجا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی ان کی جماعت کے اکثر افراد کو بھی وعدہ و وصول کا حساب ارسال کیا گیا ہے۔ تاکہ عہدہ داران اور تحریک جدید کی پاکیزہ روح کے جاری کرنے کی کوشش کریں۔ کہ ان کا وعدہ ۳۱ نومبر ۱۹۴۷ء سے پہلے سو فی صدی پورا ہو جائے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرما چکے ہیں کہ "کئی بڑی جماعتیں پیچھے ہیں۔ میں انہیں خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں۔ بڑائی تعداد سے نہیں بلکہ قربانی سے ہوتی ہے۔ پس انہیں بڑائی کے قیام کے لئے بڑی قربانیاں دکھلانی چاہئیں"۔ پس ہر وہ جماعت جو بڑی ہے یا چھوٹی اسے سمجھ لینا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنا اور اپنے امام کے حکم کی تعمیل میں فوری لبیک کہنا۔ اور اس پر عمل کرنا بڑائی کا ذریعہ ہے۔ آپ کو یاد

Digitized by Khilafat Library

قادیان کے متعلق چشم دید حالات

(از جناب ڈاکٹر محمد خلیل خان صاحب)

ہندوستانی حکومت کہتی تو یہ رہی ہے۔ کہ مسلمان ہندوستان میں رہنا چاہیں گے۔ ان کو نکالا نہیں جاویگا۔ اور نہ ہی ان کو کسی طرح پر تکالیف و آلام کا نشانہ بنایا جاویگا۔ لیکن اس کا عمل یہ رہا ہے۔ (میں مثال کے طور پر قادیان کے حالات عرض کرتا ہوں) کہ باوجود اس کے کہ جماعت احمدیہ دنیا پر اپنے سابقہ ۶۰ سالہ عمل سے یہ واضح کر چکی ہوئی ہے۔ کہ وہ ہر ایک حکومت کی جس کے ماتحت اس کو رہنا پڑا ہے۔ وفادار رہی کر رہی اور اپنی جانوں اور اموال سے ہر معاملہ میں ان کی امداد کرتی رہی ہے۔ اور وہ ہر ممکن ذرائع سے حکومت ہندوستان پر بھی واضح کر چکی ہوئی ہے۔ کہ اگر اس کو قادیان سے جس میں اس کے مقدس مقامات ہیں۔ مجبور کر کے نہ نکالا جاویگا۔ تو وہ بقدر اپنی طاقت اور وسعت کے حکومت ہندوستان کی بھی اپنی سابقہ روایات کے مطابق پورے طور پر وفادار رہے گی۔ اور اس کے استحکام کے لئے کوئی کسر اٹھا نہ رکھیگی۔ لیکن پنڈت نہرو۔ گاندھی جی اور حکومت ہندوستان کے دیگر ارباب حل و عقد کے وعدوں اور فیصلہ جات کے ہوتے ہوئے ہماری طرف سے مسلمانوں کو ہندوستان سے نکالنے کی ہرگز کوئی کوشش نہ کی جاویگی۔ قادیان پر بے پناہ مظالم توڑے جانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گیا۔ اور حکومت کے ان کارندوں کی طرف سے جو وہاں اس کے ذمہ دار اور رعایا کی عزت و آبرو اور جان و مال کے محافظ سمجھے جاتے ہیں۔ امن پسند اور قانون کی پابند رعایا پر ناحق بلاوجہ اور بلاقصور سخت سے سخت تشدد روا رکھا گیا۔ جبکہ ہم حکومت وقت پر واضح کر چکے تھے۔ کہ ہم اس کے کامل وفادار ہیں۔ اور اپنوں اور غیروں کی مخالفت کے باوجود احمدی جماعت کے نصف صدی سے زیادہ عرصہ کے حالات اس حقیقت کا ناقابل تردید ثبوت دنیا کے سامنے پیش کر چکے تھے۔ کہ ہم ہمیشہ اسی زریں اصول پر کاربند رہے ہیں۔ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ ہمارے ساتھ حکومت مذکورہ نے ایسا رویہ کیوں اختیار کیا۔ جس کی بنا پر ہمیں سخت مجبور ہو کر اپنا ہر چیز سے پیارا قادیان کو چھوڑنا پڑا۔

مجھے سخت افسوس ہے کہ بہر حال مجھے اس حقیقت کو مبرہن کرنا پڑا ہے۔ کہ یہی لوگ جن کا فرض تھا۔ کہ وہ اپنی امن پسند رعایا کی جان و مال اور ان کی عزت و آبرو کی نگہبانی کرتیں۔ اور جو لوگ ناحق اور نارواطور پر ان کو گزند پہنچانا چاہیں۔ ان کو ایسی ناجائز حرکات کے ارتکاب سے روکیں۔ انہوں نے ہر ممکن طریق سے ہمیں گھروں سے نکال کر بے گھر بنانے کی کوششیں کیں۔ ہم میں سے سینکڑوں کو ناحق گولی کا نشانہ بنایا۔ لٹے گھروں کو اجاڑ کر وحشی لٹیروں کی تحویل میں دے دیا۔ سکھوں کے جتھوں سے حملے کرائے گئے۔ اور حملہ آور سکھوں کی امداد کی گئی۔ ہر قسم کی چیرہ دستی سے کام لے کر اپنی سوچی سمجھی ہوئی سکیم کے مطابق اس بات پر زور دیا گیا۔ کہ کوئی احمدی اپنے مکان میں نہ رہے۔ اور جو دست مصر ہوئے کہ خود حکومت ہندوستان کے اعلیٰ افسران کے فیصلہ کے مطابق ان کو یہ حق دیا گیا۔ کہ وہ اپنے مکانوں میں رہیں۔ ان میں سے بیشتر لوگوں کو گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔ تمام کارخانوں درسگاہوں اور کالجوں پر وہاں سے متعلقہ لوگوں کو زبردستی نکال کر قبضہ کر لیا گیا۔ ہر قسم کے ذرائع آمد و رفت اور پیغام رسانی کو مطلقاً ایک غیر محدود عرصہ کے لئے بند کر دیا گیا۔ چنانچہ ریل گاڑی۔ ڈاک۔ تار اور ٹیلیفون غیرہ میں سے کوئی راستہ الیا نہ چھوڑا گیا جس سے ان کے بے پناہ مظالم کی خبر کسی طرح باہر نکل سکے یہاں تک کہ احمدیوں کے اپنے ذریعہ خبر رسانی مثلاً ہوائی جہاز کا داخلہ بھی قادیان میں بند کر دیا گیا۔ اور یہ سب کچھ اس لئے کیا گیا۔ تا احمدیوں کو اپنے مقبوضات سے بے دخل اور ان کو فنا کرنے کے لئے جو باقاعدہ منظم پروگرام انہوں نے سوچ رکھا تھا۔ اس پر نہایت آسانی سے عمل ہو سکے اور انتہائی بربریت کے ساتھ ساکنین شہر کو ہر قسم کے المناک حوادث کا شکار بنا کر ان کے صبر کی اس رحم میں آزمائش کی جا سکے۔ کہ وہ اپنی چیخ و پکار سے اپنے دیگر مسلم برادران کے قلوب میں اپنے متعلق ہمدردی کی اور ہندوستانی گورنمنٹ کے متعلق نفرت کی لہریں پیدا کر کے ناخوشگوار نتائج کے پیدا کرنے کے موجب نہ بن سکیں۔

قادیان کے اردگرد کے دیہات میں بھی اکثریت احمدی احباب کی تھی۔ یہ سب لوگ احمدیت کی تعلیم کے مطابق اپنا فرض سمجھتے تھے۔ کہ جس حکومت کے ماتحت ان کو رہنا ہے۔ اسی کی وفاداری ان پر لازم ہے۔ جماعت کی طرف سے ان کو یہ حکم تھا۔ کہ اگر سکھ غنڈے کثیر تعداد میں جمع ہو کر ان پر حملہ کریں۔ تو وہ احکام شریعت کے مطابق پورے زور سے اس کا دفاع کریں۔ اور یہ خیال رکھیں کہ اسلام کسی قسم کی زیادتی کو پسند نہیں کرتا۔ لیکن اگر وہ یہ دیکھیں۔ کہ حکومت ان لوگوں کی امداد پر ہے۔ تو حکومت کے مقابلہ کی احمدیت اجازت نہیں دیتا۔ جب تک سکھ غنڈوں سے ان کا مقابلہ ہوتا رہا۔ یہ دیہات ان کو شکستیں دیتے دیتے کر بھگا دیتے رہے۔ حکومت کے کارندے جو قادیان میں متعین تھے۔ ان سے ان سکھ غنڈوں کی یہ کمزوری مخفی نہ تھی۔ جب انہوں نے دیکھا کہ احمدی جاں بازوں سے اس طرح پر ان کا مقصد حاصل ہونے کی امید نہیں۔ تو پنجونڈ کو ان کو نقاب اتار کر خود ان کا پشت پناہ بننا پڑا۔ چنانچہ مواضع فیض اللہ چک۔ تلونڈی۔ کرسی افغاناں۔ بسطیالی کھارا وغیرہ جو نہایت کامیابی کے ساتھ سکھوں کے بہت بڑے بڑے جتھوں کا جو سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو ہو کر حملہ کر رہے تھے۔ مقابلہ کر کے ان کو روزانہ شکست فاش دے دے کر بھگا رہے تھے۔ یکے بعد دیگرے ان مسلمانوں کے سب اردگرد کے دیہات سے ملٹری نے جا جا کر ہر قسم کے اسلحہ غیرہ اپنے قبضہ میں کر لئے۔ اور پھر ان کو مجبور کیا۔ کہ وہ اپنے اپنے گاؤں سے نکل جائیں۔ چنانچہ قادیان کے اردگرد جس قدر دیہات احمدی یا غیر احمدی مسلمانوں کے ۶-۷ سے ۷-۷ میل کے فاصلے تک تھے۔ ان سب کے باشندگان قادیان میں جمع ہو گئے۔ اور یہ لوگ جس جس طرح ان کو ان کے دیہات سے بطور جا جا کر نکالتی رہی۔ روزانہ ایک ایک دو دو گاؤں کے لوگ قادیان میں آ آ کر پناہ لیتے رہے۔ اور ستر پچھتر ہزار کے قریب یہ لوگ جمع ہو گئے۔

قادیان کے مسلم پناہ گزین

قادیان کے احمدیوں کے مکانات اور ان کے ادارے۔ دفاتر و درسگاہیں۔ کالج اور ان کے بورڈنگ ہاؤس اور ہوسٹل اتنی تعداد میں پناہ گزینوں کو جگہ دینے کے لئے کافی نہ تھے۔ بہتوں کو ان مکانوں میں جگہ میسر ہو گئی تھی۔ لیکن اکثر ایسے تھے۔ کہ ان کو درختوں کا سایہ بھی نصیب نہ تھا۔ سردی کا موسم شروع تھا۔ اور ان دنوں میں متواتر کئی روز تک بارش بھی ہوتی رہی۔ پس ان پناہ گزینوں کو جو ہزاروں کی تعداد میں اپنے بوڑھوں بیماروں نوزائیدہ بچوں عورتوں سمیت آسمان کے نیچے موسم پر مجبور تھے۔ اس بارش کے طوفان میں وہاں ہی رہنا پڑا۔ ان مصیبت زدوں میں سے اکثر کے لئے خوراک کا انتظام تو جماعت احمدیہ کے لنگر سے ہوتا رہا ہے۔ لیکن مکانات کی کمی کی وجہ سے ان سب کو سر چھپانے کے لئے جگہ دینے کا انتظام ممکن نہ تھا۔ روزانہ ان سردی اور موسمی دقتوں اور مشکلات کی وجہ سے ان میں کئی اموات بھی ہوتی رہیں۔ ان سب باتوں کو دیکھتے ہوئے حکومت کا فرض تھا۔ کہ ان کو جلد سے جلد وہاں سے نکالنے کا انتظام کرتی۔ اور ان تکالیف سے جنہیں وہ ایک عرصہ سے برداشت کر رہے تھے نجات دے کر اپنی نگرانی میں پاکستان کے کسی علاقہ میں پہنچا دیتی تا وہ بیچارے علاوہ دیگر آلام کے ذہنی کوفت اور تکان سے تو کسی قدر محفوظ ہو جاتے لیکن اس نے اپنے اس نہایت ضروری فرض کی ادائیگی کی طرف قطعاً کوئی توجہ نہ کی۔

ان مہاجرین میں سے اکثر اپنے ساتھ اپنے گدھے۔ بیل۔ بھینسیں۔ گھوڑے۔ اناج۔ برتن۔ چارپائیاں۔ زیورات وغیرہ لائے ہوئے تھے۔ ان کو بذریعہ اعلان یہ ذہن نشین کروا کر کہ ان کو کانوائے کے ذریعہ بھجوایا جاویگا۔ حکومت کے کارندوں نے ان سے ایک دن ہر قسم کے جانور اور گدھے چھڑوا کر سکھ پناہ گزینوں کو دلوا دیئے۔ اور اچھی اچھی بھینسوں اور جانوروں پر خود قبضہ کر لیا۔

قادیان میں کرفیو

قادیان میں کبھی کوئی فرقہ وارانہ فساد نہیں ہوا۔ کبھی کوئی معمولی لڑائی جھگڑا بھی رونما نہیں ہوا۔ قادیان کے تمام اصل باشندگان ہندو سکھ اب بھی اس بات کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ کہ احمدی جماعت کے خلاف ان کو کبھی کسی زمانہ یا حالت میں بھی شکایات پیدا نہیں ہوئی تھیں۔ اس وقت بھی وہاں کسی قسم کا کوئی جھگڑا یا فرقہ وارانہ فساد موجود نہ تھا۔ اور نہ اس کا کوئی امکان تھا۔ کیونکہ خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جماعت کو ہدایات صادر فرما چکے تھے۔ کہ وہ ہر طرح سے قانون کی پابندی کرتی رہے۔ اور کسی طریق سے بھی نقص امن نہ ہونے دے۔ پس قادیان میں کرفیو لگانے کی کوئی وجہ نہ تھی۔ لیکن بلاوجہ ۱۴/۱۵ کو قادیان میں کرفیو لگا دیا گیا۔ اس کرفیو کی غرض صرف یہ ہوتی تھی۔ کہ کوئی مسلمان اپنے گھر سے نہ نکلے اور مہاجر اپنی اپنی جگہ پر پڑے رہیں۔ کرفیو کے وقت میں سکھ ٹولیاں بنا بنا کر اور لاٹھیاں کرپانیں اور تلواریں لے کر محلجات اور بازاروں میں پھرتے اور جہاں موقعہ پاتے۔ غریب مسلمان مہاجروں کی عورتوں اور نوجوان لڑکیوں کو اٹھا کر لے جاتے۔ اور لوٹ مار کرتے لیکن ان ڈاکوؤں اور لٹیروں سے کوئی پرسش نہ کی جاتی۔

کرفیو کے اوقات

ایک تو مستقل کرفیو تھا جو شام کے چھ بجے سے صبح ۱۰ بجے تک رہتا تھا۔ اس کرفیو نے مسلمانوں کو مغرب۔ عشاء اور فجر کی نمازیں مسجد میں ادا کرنے سے روک دیا۔ مہاجرین اور پناہ گزین جن میں قریباً نصف تعداد عورتوں کی تھی۔ وہ پیشاب پاخانہ وغیرہ کی حاجتوں کو رات کے اندھیرے میں باہر جا کر بجا لانے پر مجبور تھیں۔ اس لئے اس کرفیو سے ان کو ناقابل برداشت تکلیف ہوئی۔ اور وہ بیچاریاں جہاں جہاں بیٹھی ہوئی تھیں۔ اپنی اپنی جگہ کو روزانہ گند کرنے اور دن کے وقت اس کو وہاں سے اٹھا کر باہر لیجا کر پھینکنے پر مجبور ہو گئیں۔

پھر دن کے متعدد اوقات میں بھی کرفیو کی گھنٹی بجا دی جاتی تھی۔ اور اس وقت میں تلاشی لینے کے بہانہ سے مکانات اور دکانیں لوٹ لی جاتی تھیں۔ اور اگر کوئی اپنے اموال کی حفاظت کے لئے سامنے آتا تو گولی کے ساتھ اس کو شہید کر دیا جاتا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واہنہ کے وقت سکھوں کی پشت پناہی میں ملٹری اور پولیس کے کارندے خود پناہ گزینوں کے خوبصورت نوجوان لڑکیوں اور عورتوں کو اٹھا کر لے جاتے اور جو مزاحم پناہ گزین بالمقابل کھڑے ہو کر کہتے کہ ہماری موجودگی میں آپ لوگ ہماری عورتوں کو نہیں لے جا سکتے۔ ان کو موت کے گھاٹ اتار دیتے

خوف و ہراس

حکومت نے باثر سکھوں کی امداد سے ایک سکیم تیار کی ہوئی تھی۔ کہ قادیان کو مسلمانوں سے بالخصوص احمدیوں سے پاک کر کے اس کو خالصستان بنا دیا جائے اور اس سکیم کی پہلی کڑی یہ تھی کہ چند لوگوں کو قتل کر کے باقی لوگوں میں خوف و ہراس پیدا کر دیا جائے۔ تا وہ اپنے آپ پاکستان کا رخ کر لیں۔ ان کا خیال تھا۔ اور یہ خیال یقین کے درجہ پر پہنچا ہوا تھا۔ کہ قادیان میں بے شمار دولتیں موجود ہیں۔ کیونکہ احمدیوں کا استقلال کے ساتھ اپنے مقام پر جم رہنا اور انکی ہر کوشش کو بے ثمر بنا دینا بلاوجہ نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ کرفیو لگا لگا کر بار بار انہوں نے ہر ایسے مقام کی تلاشی لینے میں کوتاہی نہ کی۔ جہاں سے ان کو اسلحہ کی برآمد کا شک ہو سکتا تھا۔ اس خیال کی رو سے وہ سمجھتے بھی تھے۔ لیکن اپنی لوٹ مار اور ظلم و تشدد میں بھی کمی نہ آنے دیتے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے ایک اور چال اختیار کی۔ جماعت کے سرکردہ بزرگان کی گرفتاری جھوٹے اور بے بنیاد الزام لگا کر اور مسلمہ کے ایسے مقامات۔ کی تلاشیاں لینی شروع کیں جو جماعت احمدیہ کے لئے نہایت کو قیع اور قابل احترام تھے اور اس چال سے انہوں نے عام طبائع میں اس خیال سے اشتعال پیدا کرنے کی کوشش کی کہ ان کو بہت حد تک شکوک کے صحیح یا غلط ہونے کا علم ہو سکے گا۔ لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ ان کی اس چال سے بھی کوئی اشتعال پیدا نہ ہوا۔ تو وہ جماعت احمدیہ کے صبر اور ثبات قدم کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ اور اپنے گروہ میں اس بات کا تذکرہ کرنے سے رک نہ سکے کہ یہ اس زبردست تربیت کا نتیجہ ہے۔ جو اپنے ہاتھ میں ہے۔ جو کہ ان متعدد اور قابلیت۔ کہتا ہے۔

قادیان کے پناہ گزینوں کا اخراج

۴ حکومت نے یہ اعلان کر دیا کہ کل صبح تمام پناہ گزین کا قافلہ کی صورت میں روانہ کر دیا جائے گا۔ اس لئے آج شام ہی سے تمام لوگ مقررہ گھروں پر پہنچ جائیں۔ ان پناہ گزینوں سے ان کے تمام جانور گھوڑے بیل بھینس وغیرہ اور گڈے پہلے ہی سے چھین کر لے گئے ہوئے تھے۔ ان کے پاس اب صرف ان کی چارپائیاں۔ کچھ غلہ۔ برتن اور زیور رہ گئے تھے۔ چارپائیاں اور برتن وہ اپنے ساتھ اٹھا نہ سکتے تھے۔ اسلئے وہ ان چیزوں کو اپنی اپنی جائے قرار پر چھوڑ گئے۔ ان کو اجازت دی گئی کہ وہ تھوڑا سا غلہ اپنے پاس رکھ لیں۔ جو دو ایک روز کے لئے کافی ہو سکے۔ باقی سب کچھ وہ ان کے حوالہ کر دیں۔ اسی طرح پر غریب مہاجرین کا یہ قافلہ روانہ ہوا۔ ان کے سفر کے شروع ہوتے ہی گولیوں کے چلنے کی آوازیں آنے لگیں۔ وہ لوگ جواب بھی اس راستے سے بچ کر آتے ہیں۔ ان کو راستہ بھر ہر جگہ نعشیں پڑی نظر آتی ہیں گویا سیکنڈوں آدمی بٹالہ تک پہنچتے پہنچتے مارے گئے۔ بتایا جاتا ہے کہ یہ قافلہ دونوں میں پاکستان کی سرحد پر پہنچا۔ اس سے قیاس کر لیا جاوے کہ وہاں تک پہنچتے پہنچتے کس قدر نقصان جان ہوا ہوگا۔

۳ اور ۴ اکتوبر ۴۷ء کی درمیانی رات کا خونچکاں واقعہ

یکم یا ۲ اکتوبر ۴۷ء کو لاہور کے قادیان کے لئے کچھ گھوڑے بھیجے گئے تھے۔ جب وہ سٹال پہنچے تو ان کو وہاں آگے جانے سے بالکل روک دیا گیا۔ چونکہ حکومت کے ارادے ظاہر ہو چکے تھے لہذا وہ قادیان پر اپنے کارندوں کے ذریعہ خونریز حملہ کرنا چاہتی تھی اور اختیاطیہ چاہتی تھی کہ وہاں ان بے کس اور بے بس لوگوں کو باہر سے کسی قسم کی امداد نہ پہنچ سکے۔ اسلئے وہ ان گھوڑوں کو آگے جانے کی اجازت کس طرح دے سکتی تھی۔ ۳ کو بچارے مہاجرین پر بلا وجہ تشدد کیا گیا اور نہایت بے رحمی سے سیکنڈوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا اور اسی رات کرفیو کے وقت قادیان کی پرانی آبادی پر حملہ کر دیا گیا اور پیرونی اور اندرونی شہر کے تعلقات کو قطع کر کے باہر کے محلوں پر بھی حملہ کر دیا گیا۔ چھ سات گھنٹے یا اس سے کچھ زیادہ وقت تک یہ کارروائی جاری رہی۔ چونکہ جماعت احمدیہ کو ان کے امام پاک کے لفظوں میں یہ ہدایت ملی ہوئی تھی کہ ان کی پہلے حملہ نہ کرنا ہوگا۔ بلکہ صرف دفاع کرنے کی ان کو اجازت ہوگی۔ اسلئے قادیان کے تمام محلوں میں یہ حکم دیدیا گیا تھا کہ جب تک مقررہ اشارہ نہ دے دیا جاوے گا۔ کوئی باقاعدہ لڑائی کرنے کا مجاز نہ ہوگا۔ اور جب تک ذمہ دار لوگ اطمینان نہ کر لیں گے کہ اگر اس وقت ہماری طرف سے باقاعدہ لڑائی شروع ہو جائے تو کوئی یہ نہ کہہ سکیگا کہ احمدیوں نے ابتداء کی ہے وہ لڑائی کا حکم نہ دیں گے قریباً سات گھنٹہ کے لڑائی کے بعد جب دیکھا گیا کہ مرکزی محلہ پر بے حد زور پڑ گیا ہے اس وقت جوابی بگل بجایا گیا۔ لیکن اس سے پہلے پولیس اور ملٹری کے کارندے دوسرے غنڈوں کو ساتھ لے کر محلوں کو کافی نقصان پہنچا چکے تھے۔ احمدیوں کے بگل کے بجتے ہی چند ہی منٹ کے اندر پولیس اور اس کے ساتھ حملہ کرنے والے غنڈوں کے چھکے چھوٹ گئے میدان خالی کر گئے۔ ان محلوں میں جو جان کا نقصان ہوا۔ اس کی تعداد کا اندازہ ۲۰۰ سے کچھ اوپر بتایا جاتا ہے۔ اگر ان کی لاشوں کو اٹھا کر جنازہ پڑھنے کی اجازت دے دی جاتی تو ان کی صحیح تعداد بتائی جا سکتی تھی۔ لیکن پولیس نے یہ اجازت نہ دی۔

قادیان اور نکانہ صاحب

قادیان میں ہمارے مقدس مقامات ہیں۔ ان کی حفاظت ہمارا فرض ہے۔ پس قادیان اور اس کے مقدس مقامات کی حفاظت ہم کرتے رہینگے۔ اور دنیا کی کوئی قوت یا طاقت ہم کو اس عزم سے روک نہیں سکتی۔ طاقت کے لحاظ سے ہم بے شک کمزور ہیں۔ اور دشمن کے لئے ہمیں گزند پہنچانا یا ایک عارضی وقت کے لئے اپنے بے پناہ ظلم کے جھول سے ہمیں قادیان سے نکال دینا کوئی مشکل نہیں۔ لیکن ہم ہمانگ دہل یہ بتا دیتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق انجام ہمارے ہی ہاتھ میں رہیگا۔ دشمن کا ہر حربہ دستم ہمارے مقصد میں کوئی روک پیدا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کھلے الفاظ میں ان آفات سے ہمیں پہلے ہی سے آگاہ فرما دیا ہوا تھا۔ اور جہاں ہمیں فطرتاً اس امر کا رنج ہے۔ کہ ہمیں آلام اور مصائب کے ابتلاؤں میں ڈالا گیا ہے ہمیں اس بات سے خوشی بھی ہے۔ کہ خدا نے ذوالجلال کی وہ پیشگوئی جسمیں آج سے قریباً ۴۰ سال پہلے بتایا گیا تھا۔ کیسی خوبصورتی کے ساتھ لفظ بہ لفظ پوری ہو گئی۔ حکومت کا فرض ہے۔ کہ وہ ہمارے احساسات سے اس طرح پر نہ کھیلتی۔ نکانہ صاحب گو سکھوں کا مقدس مقام ہے۔ لیکن اس کو قادیان سے کوئی نسبت ہی نہیں اس کے متعلق خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی وعدہ نہیں ہے۔ لیکن قادیان کے متعلق ہمارا دعوے ہے کہ یہ خدا کا اپنا مقرر فرمودہ تخت گاہ رسول ہے۔ ہمارے اس احساس سے حکومت خوب واقف ہے اور اس کو اسکی قدر کرنی چاہیئے تھی۔ لیکن بجائے قدر کرنے کے ایک خونخوار بھیڑیئے کی طرح ہر ممکن طریق پر اس کو اپنے جبر و تشدد کا نشان بنایا۔ دوسری طرف ہم جانتے ہیں کہ پاکستان گورنمنٹ یقیناً یہ جانتی ہے کہ نکانہ صاحب کے متعلق سکھ صاحبان جانتے ہیں کہ وہ انکا مقدس مقام ہے۔ لیکن وہ یہ بھی جانتی ہے کہ یہ مقام خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسا قرار نہیں دیا گیا۔ بلکہ سکھ صاحبان نے خود اس کو مقدس ٹھہرایا ہوا ہے۔ باوجود اس کے پاکستان کو صحیح معنوں میں دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت کے عملی رنگ میں بنا کر دکھا دینے کی کوشش میں ذرا فرق نہیں آنے دیا۔ جو سکھ صاحبان مستقل طور پر وہاں رہتے ہیں۔ ان کو ہر ممکن مراعات دی گئیں۔ سوائے وہاں کے پناہ گزین لوگوں کے یا ان چند افراد کے جو خود اپنی مرضی سے پاکستان سے چلے جانے کے لئے مصر ہوئے کسی ایک کو بھی نہیں کہا گیا کہ وہ نکانہ صاحب کو چھوڑ کر چلا جائے قادیان سے جن لوگوں کو مجبور کر کے نکالا گیا۔ ان کو یہ اجازت بھی نہیں دی گئی کہ وہ اپنا ضروری سامان ساتھ لے جائیں لیکن پاکستان کو چھوڑ کر جو لوگ ہندوستان کو جانے کے لئے از خود تیار ہو جاتے ہیں۔ ان کو سہولتیں بہم پہنچائی جاتی ہیں۔ کہ جس قدر وہ سامان اٹھا سکیں اپنے ساتھ لے جائیں مغربی پنجاب کے وزیر اعظم افتخار حسین خانصاحب اور پاکستان کے وزیر خوراک

پاکستان سنٹرل کالج چیمبرلین روڈ

گوالمنڈی لاہور

شعبۂ السنہ شرقیہ کا داخلہ سرعت رفتار کے ساتھ شروع ہو گیا۔ منشی فاضل ادیب عالم آنرز ان پنجابی کے طلبہ و طالبات کے لئے نادر موقع۔ پانچ ماہ میں کامیاب کرانے کی گارنٹی ضمن ۱۰۰/- روپیہ۔ اوقات مشورہ ۹ سے ۱۰ بجے صبح ۵ سے ۷ بجے شام طالبات کالج ہذا کی لیڈی سپرنٹنڈنٹ سے ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے صبح مشورہ مطلب کریں

نوٹ:۔ انگریزی اور ریاضی کے پروفیسر کچہری روڈ تک پڑھانے کی قابلیت رکھتے ہوں ضرورت ہے

پاکستان یہیں بنے گا

یو۔پی اسمبلی میں لیگ پارٹی کا جوابی نعرہ

لکھنؤ ۴ نومبر۔ آج یو پی اسمبلی میں ایک قرارداد منظور کی گئی ہے۔ جس کی رو سے یو۔پی مجلس آئین ساز کی تمام کارروائی اُردو زبان اور دیوناگری میں انجام پائے گی مسلم لیگ پارٹی اس کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے عدم شرکت کے طور پر اجلاس سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔ لیگی ممبران اس حال میں کہ حکومت کے ارا کین پاکستان جاؤ کے نعرے لگا رہے تھے۔ اجلاس سے اُٹھ کر چلے گئے۔ البتہ ایک لیگی ممبر نے جواباً نعرہ لگاتے ہوئے کہا۔ "پاکستان یہیں بنے گا"۔

ہمیں کشمیر پہنچنے کیلئے پاکستان میں سے گذرنے کی اجازت دیجائے

حکومت پاکستان سے مہمندی افغانوں کا مطالبہ

پشاور ۴ نومبر۔ کل گورنر سرحد سے "شب قدر" کے مقام پر مہمندی افغانوں کے ایک نمائندہ جرگہ نے ملاقات کی۔ جرگہ نے کشمیر اور جموں کے واقعات پر بہت تشویش کا اظہار کیا۔ اور یکدزبان ہو کر درخواست کی۔ کہ مہمند افغانوں کے ایک لشکر کو پاکستان کی سرحد میں سے گذرنے کی اجازت دی جائے تا وہ اپنے بھائیوں کی امداد کے لئے کشمیر پہنچ سکیں گورنر سرحد نے جرگہ پر واضح کیا۔ کہ حکومت پاکستان ان کے اس مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ بہتر طور پر ان کو یقین دلایا۔ کہ پاکستان حکومت جلد ہی گفت و شنید کے ذریعے قضیۂ کشمیر کے بارے میں مفاہمت کی کوئی نہ صورت نکال لیگی۔ مہمند پٹھانوں نے گورنر کو حکومت پاکستان سے کامل وفاداری کا یقین دلایا۔

حکومت آزاد کشمیر کے نمائندہ فوجیوں کی مالکوں میں شمولیت

پنڈی ۴ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ حکومت آزاد کشمیر دنیا کے بڑے بڑے ملکوں اور خصوصاً اسلامی ممالک میں نمائندہ وفد بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے یہ وفود دنیا کی تمام حکومتوں سے گفت و شنید کر کے انہیں توجیہ دلائیں گے کہ وہ نئی آزاد حکومت کو تسلیم کریں۔ سو۔ انڈین یونین کی طرف سے فوجی مداخلت کی بنا پر جو خطرناک صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ اس میں وہ دخل دیں۔

مسٹر اٹیل اور مہاراجہ کی کشمیر کو روانگی

نئی دہلی ۴ نومبر۔ موجودہ حالات کا جائزہ لینے کے لئے مسٹر اٹیل اور مہاراجہ پٹیالہ بذریعہ ہوائی جہاز کشمیر روانہ ہو گئے۔ وہاں انہوں نے انڈین یونین کے فوجی اور سول افسروں کی مشترکہ بات چیت کی۔ شیخ عبداللہ سے بھی جموں میں ہمارا کشمیر سے بھی تبادلہ خیالات ہوا

ایک مسلم خاتون پر گولی چلائی گئی

سری نگر ۴ نومبر۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ کے نامہ نگار نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ مس نصیر صدیقہ جو کہ مسلم لیگ کی مشہور اور سرگرم کارکن ہیں کو جب کہ وہ اسلام گڑھ (کشمیر) میں زخمیوں کی مرہم پٹی کر رہی تھیں۔ کسی نے سینہ میں گولی مار کر زخمی کر دیا۔ خاتون موصوفہ کو ایبٹ آباد کے ہسپتال میں اور پھر راولپنڈی میں لایا گیا۔ آپ صحت میں روبصحت حاصل کر رہی ہیں۔

انڈین یونین کے ہوائی جہازوں کا حدود پاکستان میں سے گذرنا

بین الاقوامی قانون کے خلاف ہے

نئی دہلی ۴ نومبر۔ حکومت پاکستان نے انڈین یونین کے ہوائی جہازوں کے جو کشمیر میں فوجی کے سپاہی پہنچانے ہیں۔ حدود پاکستان میں سے گذرنے کے خلاف حکومت ہند و ستان کے پاس ایک احتجاجی نوٹ بھیجا ہے کہ یہ بین بین معاہدہ کی خلاف ورزی ہے۔ حکومت ہندوستان نے اس کے جواب میں کہا ہے۔ کہ جہاں تک حکومت کو علم ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ انڈین یونین کے ہوائی جہاز حدود ہندوستان میں سے ہی گذرتے رہے ہیں۔ اس کے برعکس پاکستان کا ایک لڑاکا جہاز دادی کشمیر چونکہ انڈین یونین کا ایک حصہ ہے۔ پرواز کرتا بھی دیکھا گیا ہے۔ یہ بھی سوال کیا گیا ہے کہ جب کہ حکومت پاکستان کشمیر کے موجودہ حالات میں عدم تعاون کا اظہار کر رہی ہے۔ تو پھر علاقہ میں بسنے قبائلی لوگوں کو کشمیر کی طرف راستہ کیوں دیتی ہے۔ اور نہ ان لوگوں کو حدود ریاست میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے حکومت پاکستان نے کیا اقدام اُٹھائے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

نئی دہلی میں گورنر سٹانک دیو کا جنم دن

امرت سر ۴ نومبر۔ سردار سرجیت سنگھ مجیٹھیہ نے وزیر اعلیٰ مشرقی پنجاب کے نام ایک چٹھی لکھی ہے کہ ۷ نومبر کو گورنر سٹانک دیو کا جنم دن ہے۔ ہندوستان کے تمام صوبوں سے سکھ وہاں یاترا کے لئے جایا کرتے ہیں گورنمنٹ ان کو وہاں لے جانے اور لے آنے کا اور رہنے پر ان کی حفاظت

اس کے کہ ہم پر ہر قسم کے جور و ستم روا رکھے گئے۔ اور ہم کو نہایت مجبوری کی حالت میں قادیان کو چھوڑنا پڑا تھا۔ اور ہم جانتے ہیں۔ کہ ہمارے گھروں اور دوسرے کے اسباب جائداد اور زیورات لوٹ لئے گئے۔ اور ان میں سے کوئی چیز اس وقت باقی نہیں ہے ہم اپنے پیارے قادیان کو چھوڑنا نہیں چاہتے لیکن واپس جانا چاہتے ہیں۔ کیا ہماری گاندھی جی اپیل ان لاکھوں پر تاثیر کرے کہ حکومت سے لکھ کر پردازان کو حکم دیجئے کہ وہ ہمیں اجازت دیدیں کہ ہم اپنی پیاری سرزمین قادیان میں واپس چلے جائیں۔ ہمارے بھی ہزوم پر تو اور تنزل کے دور آتے رہتے ہیں۔ کبھی اقبال اور فتح مندی اس کے شامل حال ہوتی ہے۔ اور کبھی ادبار اور ناکامی اس پر چھائی ہوئی ہوتی ہے۔ ہماری بھی جماعت ہر اصول سے باہر رہنے کا عادی نہیں کرتی لیکن ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ قادیان کے متعلق خدائے رحیم نے جو وعدے فرمائے ہوئے ہیں وہ پورے ہونے کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اگر اب ہمیں اجازت قادیان کو واپس چلے جانے کی مل جائے۔ تو حکومت ہند کا احسان ہوگا۔ اور ہم اس کے وفادار رہیں گے لیکن اگر اس وقت ہمیں اجازت نہ دی گئی اور لہٰذا تا جی کے الفاظ کا احترام نہ کیا گیا۔ پھر بھی اس کی ہمیں پرواہ نہیں ہوگی کیونکہ قادیان خدا کا ہے۔ اور خدا خود اس کا محافظ ہوگا۔

مزید دو ریاستوں کی حکومت پاکستان میں شمولیت

پشاور ۴ نومبر۔ کل دو ریاستوں کے حکومت پاکستان کے ساتھ ملحق ہونے کا اعلان کیا گیا تھا۔ آج کی اطلاع ہے۔ کہ مزید دو ریاستوں (نہ نا) اور ناخبر نے بھی حکومت پاکستان کے ساتھ ملنے کا اعلان کر دیا ہے

ہوائی جہاز پر وانہ راہ داری حاصل کریں

کراچی ۴ نومبر۔ گورنر جنرل پاکستان نے ایک غیر معمولی حکم جاری کیا ہے کہ ہر اس ہوائی جہاز کے لئے جس کا ہوائی ٹرانسپورٹ میں اندراج نہیں۔ لازمی ہے کہ حدود پاکستان میں سے گذرنے سے قبل دہلی کے ہوائی اڈے میں اُترے۔ اور کہ جہاز کا اجازت نامہ حاصل کر کے پرواز اختیار کرے۔ حکم نامہ میں یہ بھی درج ہے کہ ہر ایسے ہوائی جہاز کو جس کے پاس پروانہ راہ داری نہ ہوگا۔ مغربی پنجاب۔ سو بر سرحد۔ سندھ اور بلوچستان کے ہوائی اڈوں کے افسر اپنے حوض کو بھر اپنے کا پابند ہوگا

حکومت پاکستان کے اپنے کارڈ دلفافے

لاہور ۴ نومبر۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ کے ایک نامہ نگار کا بیان کیا ہے۔ کہ حکومت پاکستان کا محکمہ ڈاک و تار یکم دسمبر سے اپنی لیٹر کارڈ لفافے نشارع کرے گا۔ "انڈیا گورنمنٹ" کے تمام ایسے کارڈ۔ لفافے۔ لیٹر کارڈ جن کے اوپر "پاکستان" لکھا ہوا نہ ہوگا۔ یکم دسمبر کے بعد قبول نہیں کئے جائیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حصولِ آزادی سے بڑھ کر مسلمانانِ کشمیر زندگی اور موت کی کشمکش سے دوچار ہیں!

لاہور ۵ر نومبر۔ پاکستان کے وزیراعظم لیاقت علی خان نے آج شام ایسٹرن ایجوکیشنل کانفرنس سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے کہا۔ آج کشمیر کے باشندے حصولِ آزادی کی خاطر ہی نہیں۔ بلکہ اپنی ہستی کے بقاء کے لئے برسرِ پیکار ہیں۔ ان کو اس تباہ کن سکیم کی لپیٹ میں لانے کی کوشش کی گئی ہے۔ جو مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے کے لئے پہلے سے مرتب ہو چکی تھی۔

آپ نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے کی اس سکیم کو کیبنٹ کمیشن پلان ٹیبلہ اور تجویز کو ٹ وغیرہ دیباستوں میں کامیابی کے ساتھ عملی جامہ پہنایا گیا۔ یہ سب وہ ریاستیں ہیں جو انڈین یونین میں شامل ہونے کا اعلان کر چکی ہیں

آپ نے مزید کہا کہ مشرقی پنجاب اور ریاستہائے مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنے کے بعد تباہ کن طاقتوں نے جموں اور کشمیر کا رُخ کیا۔ اور ستمبر کے آخیر تک انڈین نیشنل آرمی اور راشٹریہ سیوک سنگھ نے اپنا مرکز امرت سر سے جموں میں منتقل کر لیا اور ہزاروں نام نہاد سکھ پناہ گزین کشمیر کی حدود میں داخل ہونے شروع ہو گئے۔ یہ نام نہاد پناہ گزین اگر مغربی پنجاب سے نہیں۔ بلکہ مشرقی پنجاب سے آئے تھے۔ یہ سب لوگ پہلے ہی عبدیہ قسم کے ہتھیاروں سے مسلح تھے۔ ریاستی حکام کی طرف سے بھی ان کو مزید ہتھیار مہیا کئے گئے۔ مشرقی پنجاب میں انہوں نے جو خونریز کارروائیاں بھی اس کا اعادہ کرنا شروع کر دیا۔ اور پونچھ اور کشمیر کے لوگوں کو مجبور کر دیا کہ وہ اپنے عزت و ناموس اور زندگیوں کو بچانے کے لئے اس طاقت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں جو ایک صدی سے ان کو کچل رہی تھی۔

اب انڈین یونین ان لوگوں کو غلام بنانے کے لئے کشمیر اور جموں کے ظالموں کی مدد کر رہی ہے۔ اور نہ اور مہاراجہ کے خونی ناموں کو مضبوط کرنا چاہتی ہے آپ نے اس الزام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت پاکستان مسلمانانِ کشمیر کی امداد کر رہی ہے اور اس کی طرف سے ان کو جدید قسم کے ہتھیار مہیا کئے جا رہے ہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ پونچھ کے ساتھ ہزارہا باغی فوجی جو اسلحہ کے استعمال سے بخوبی واقف ہیں۔ اور ہندوستان کی جملہ آلودہ فوج سے ہتھیار چھیننے کی پوری اہلیت رکھتے ہیں انہوں نے ہماری تعداد میں جملہ آور دن اور ڈوگرہ فوجوں سے ہتھیار چھینے۔ اور وہ انہیں ہتھیاروں کو اپنے استعمال میں لا رہے ہیں۔

آپ نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ انڈین یونین کی فوجوں کی طرح جو ناگڑھ اور مانا ودر کی پاکستانی ریاستوں میں داخل ہو گئی ہیں۔ پاکستانی فوجیں ہرگز کشمیر میں داخل نہیں ہوئیں۔ ریاست جوناگڑھ کے پاکستان میں شمولی کو انڈین یونین نے اپنے لئے خطرہ قرار دیا تھا۔ پاکستان حکومت کے نزدیک کشمیر کا انڈین یونین میں شامل ہونا پاکستان کے لئے اس سے کہیں زیادہ خطرناک ہے۔ اسی لئے وہ اس شمولیت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔

(لیاقت علی خان)

سر فیروز خان نون کی مصروفیات

لندن ۵ر نومبر۔ قائداعظم محمد علی جناح کے نمائندہ خاص سر فیروز خان نون نے آج کے وزیر خارجہ سے ملاقات کی ان کے ساتھ برطانیہ کے سیکرٹری ڈیوڈ کیلی بھی تھے۔

مہاراجہ ناگھیہ وزیر اعظم بن گئے

پٹیالہ ۵ر نومبر۔ مہاراجہ ناگھیہ نے وزیر اعظم کا عہدہ خود سنبھال لیا ہے۔ کیونکہ سردار سنت سنگھ وزیر اعظم

بلگام کے قریب خونریز جنگ

دہلی ۵ر نومبر۔ اطلاع ہے کہ بلگام کے قریب انڈین فوج اور آزاد فوج کے درمیان ۴ گھنٹے تک گھمسان کی جنگ ہوئی۔ یہ جگہ مرٹگیر سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ۱۰۰ دو فوج جوانوں نے انڈین فوج پر حملہ کیا۔ دونوں طرف نقصان ہوا۔ ہندوستانی فوجوں میں اتنی طاقت نہیں۔ کہ وہ آگے بڑھ کر حملہ کر سکیں۔ وہ اپنی طاقت کو بنانے میں مصروف ہیں

نیلگری میں آدی باسیوں کی بغاوت

بالامور ۴ر نومبر۔ نیلگری کے حکمرانوں نے انکار کیا ہے۔ کہ یہاں کے قدیم باشندوں کی بغاوت کو ان کی مدد و تائید حاصل ہے۔ اس نے بتایا کہ موجودہ بغاوت کا تعلق آدی باسیوں کے لیڈر مسٹر جیپال سنگھ کی طرف سے جاری کردہ تحریک کے ساتھ ہے مسٹر نہرو کشور داس پریذیڈنٹ پراونشل کانگرس کمیٹی نے نیلگری کے لوگوں کو منظم ہونے کی ہدایت کی ہے

میونسپلٹی کی اینٹوں پر قبضہ

امرت سر ۴ر نومبر۔ امرتسر کی میونسپلٹی کی زمین اور لوگوں کی ذاتی جائیداد دوں پر کثیر التعداد بیباک گروہوں نے زبردستی قبضہ جمالیا بد شکل اور بھدی دو کانیں کھڑی کر لی ہیں۔ دو کانیں ایسی ہیں جو زور کی آندھی میں گر کر جانوں کا نقصان کر سکتی ہیں۔ ایسے دو کانداروں نے کسی قسم کا ٹیکس یا کرایہ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ نہ ہی جگہ خالی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ شہر کی حالت نہایت گندی ہے۔

ڈیڑھ لاکھ سال پرانی انسانی کھوپڑی

پیرس ۴ر نومبر۔ ان فی جسم کی قدیم ترین بڑی جو اس وقت فرانس میں موجود ہے۔ وہ ان فی کھوپڑی ہے۔ جو آج سے ایک لاکھ پچاس ہزار سال پہلے کی بتائی جاتی ہے۔ یہ کھوپڑی ماہرین طبقات الارض کے محکمہ کی ایک عورت کو جنوب مشرقی فرانس میں ماؤنٹ بودن کی ایک غار سے

کشمیر کی جنگ کوئی معمولی جنگ نہیں

شیخ محمد عبداللہ کا بیان

سری نگر ۴ر نومبر۔ آج ایک اخباری نمائندے کو بیان دیتے ہوئے حکومت کشمیر کے سرکردہ شیخ محمد عبداللہ نے پنڈت جواہر لال نہرو کی اس تجویز کی پرزور تائید کی کہ ریاست میں کسی غیر جانبدار ادارے کی زیر نگرانی استصواب رائے عامہ کا انتظام کیا جائے۔ اور معلوم کیا جائے کہ حکومت کے عوام پاکستان اور ہندوستان میں سے کس کے ساتھ شامل ہونا چاہتے ہیں۔

لڑائی کی موجودہ حال کا ذکر کرتے ہوئے شیخ محمد عبداللہ نے کہا۔ کہ انڈین یونین کی فوجوں نے حملہ آوروں کو مزید آگے بڑھنے سے روک دیا ہے۔ بلکہ پٹن کے مقام سے چند میل پیچھے بھی ہٹا دیا ہے۔ حملہ آور دو بدو فیصلہ کن لڑائی سے گریز کر رہے ہیں۔ برخلاف اس کے وہ چھوٹے چھوٹے حملے کر کے ہمارے خوبصورت دیہاتوں کو تباہی کی نظر کرتے جاتے ہیں۔

شیخ محمد عبداللہ نے یہ بھی کہا۔ کہ میں اصل صورت حال کو بے حقیقت بتا کر دل کو بہلانا نہیں چاہتا۔ لڑائی وسیع پیمانے پر ہو رہی ہے۔ اور حامیانِ پاکستان پونچھ اور مظفر آباد پر پوری طرح قابض ہو چکے ہیں۔ جموں بھی ان کے حملوں کی زد میں آ چکا ہے۔ اور گلگت بھی ان کی دست برد سے باہر نہیں۔ اس لئے یہ لڑائی جس سے آج ہم دوچار ہیں۔ طول ضرور پکڑے گی۔

مغربی پنجاب میں زرعی زمینوں کا موجودہ نظام بدستور جاری رہیگا

لاہور ۴ر نومبر۔ اسٹیٹسمین کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے۔ کہ مغربی پنجاب میں اس خبر سے کہ تمام زرعی زمینیں گورنمنٹ بلا واسطہ اپنے انتظام میں لے لیگی۔ جو عوام میں بے چینی پیدا ہو گئی تھی۔ اب وہ رفع ہوتی جا رہی ہے۔ یہ غلط فہمی مغربی پنجاب کے وزیر مالیات سردار شوکت حیات خاں کی ایک تقریر کے نتیجے میں پیدا ہوئی تھی۔ جو کچھ انہوں نے کہا تھا۔ وہ ان کا اپنا ذاتی خیال تھا۔ حکومت کی اپنی پالیسی نہ تھی ہوئی وزارت کے سامنے اس وقت اس مسئلہ پر کوئی سوال زیر غور نہیں اور نہ زیر غور آنے والا ہے۔ اور اسی تجویز کو ابھی تک کوئی سرکاری حیثیت حاصل نہیں ہے۔

شیخ عبداللہ نے میر جعفر اور میر صادق کا پارٹ ادا کیا ہے

کراچی ۴ر نومبر۔ سندھ کی مسلم لیگ پارلیمنٹری پارٹی کے ایک اجلاس میں واقعات کشمیر پر غور کیا گیا۔ اور انڈین یونین کے خلاف ووٹ پاس کیا گیا۔ کہ اس نے ریاست میں فوجیں اس لئے بھیجی ہیں۔ کہ مسلمانوں کو تباہ کر دیا جائے۔ اور باقیوں کو غلام بنا لیا جائے۔ شیخ عبداللہ کے خلاف حقارت کا ووٹ پاس کیا گیا۔ کہ اس نے بنگال کے میر جعفر اور میسور کے میر صادق جیسے غداران قوم کا پارٹ ادا کیا ہے۔

وزراء مشرقی پنجاب کی تنخواہوں کا بل

شملہ ۴ر نومبر۔ آج مشرقی پنجاب کی اسمبلی میں وزراء کی تنخواہوں کا بل باتفاق رائے پاس ہو گیا۔ بل کی رو سے وزیر اعظم کی تنخواہ ۲۴۰۰ روپیہ سالانہ مقرر ہوئی ہے۔ باقی وزیروں کی ہر وزیر کی تنخواہ ۱۸۰۰ روپیہ سالانہ ہو گی۔ اس کے علاوہ ۳۶۰۰ روپیہ سالانہ بطور سمپتی الاؤنس ہر وزیر کو علیحدہ ملیگا۔

بل پر بحث کے دوران میں پنڈت شری رام شرما نے حکومت کو توجہ دلائی کہ وہ پاکستان حکومت کے وزیروں کی پیروی کریں۔ جنہوں نے معاوضہ سے بے نیاز ہو کر قوم اور ملک کی خدمت کا بیڑا اٹھایا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah